بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری محبت کی بنیاد

صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ

دُنیوی تعلقات نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی: اللہ تبارک وتعالےٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں

ہمارا اِمام صرف ایک یعنی: محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فِرقہ وارانہ امام نہیں

ہمارا دین صرف ایک یعنی: اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فِرقہ وارانہ مذہب نہیں

ہمارا نام صرف ایک یعنی: اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین .. فِرقہ وارانہ نام نہیں

بنیادِ محبّت صرف ایک یعنی: اللہ تعالےٰ سے تعلّق .. دُنیوی تعلقات نہیں

وَجہِ افتخار صرف ایک یعنی: ایمانٌ باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

جماعت المسلمین

مرکز جماعت المسلمین کھوکھراپار ۲½ ملیر کراچی

دفتر: B-6 بیت الفرقان SB-12 بلاک 13-C گلشنِ اقبال کراچی

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہماری محبت

ہماری محبت کی بنیاد صرف ایک۔ یعنی اللہ تعالیٰ

محبت کی بنیادیں مختلف ہوا کرتی ہیں۔ کبھی محبت کی بنیاد رشتے داری ہوتی ہے، کبھی شرکت ہوتی ہے، کبھی دولت ہوتی ہے، کبھی خوب صورتی ہوتی ہے، کبھی قومیت ہوتی ہے، کبھی وطنیت ہوتی ہے اور کبھی محبت کی بنیاد اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ

مومن کو تو سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے ہوتی ہے،

(سُوْرَةُ الْبَقَرَة: ۲، آیت : ۱۶۵)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومن درحقیقت وہ ہے جو سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے کرے اور جو شخص سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے نہیں کرتا وہ مومن نہیں۔ مومن کا سب سے بڑا محبوب اللہ تعالیٰ ہونا چاہیے۔
دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۲۴

(سُوْرَةُ التَّوْبَة: ۹، آیت : ۲۴)

(اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ (اے ایمان والو) اگر تم کو اپنے باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں اور رشتے دار، وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، وہ تجارت جس کے مندا ہونے سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جو تمہیں (بہت) پسند ہیں، اللہ اور اُس کے رسول اور اُس کے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم صادر فرمائے

(ایسے لوگ فاسق ہیں) اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت
پر چلا کر منزل مقصود پر نہیں پہنچاتا۔

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ مومن کو سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہیے۔لہٰذا ان تمام وجوہ سے جن کی بنیاد پر کسی سے محبت کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے کی وجہ سے زیادہ اشد عظیم ہونی چاہیے۔اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی اللہ والے سے محبت نہیں کرتا تو اس کا منطقی اور لازمی نتیجہ کہ وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی سے محبت نہیں کرتا۔اللہ تعالیٰ سے شدید ترین محبت کرنے اور اللہ والوں سے محبت کرنے ہی سے ایمان کی مٹھاس مل سکتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا ارشادِ گرامی ہے:

ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ۔ {صحیح بخاری ،حدیث : 21 ، وصحیح مسلم، كتاب الإيمان، حديث43/165}

تین چیزیں جس شخص میں ہوں اس نے ایمان کی مٹھاس پالی۔
(۱) جس کے نزدیک اللہ اور اُس کا رسول تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو۔
(۲) جو کسی بندے سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے محبت کرے۔
(۳) جو کفر میں واپس جانے کو اس کے بعد کہ اللہ نے اسے کفر سے نجات دے دی ہو اتنا بُرا سمجھے جتنا بُرا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو سمجھتا ہے۔

جس طرح محبت اللہ کے لیے ہونی چاہیے اسی طرح بغض بھی اللہ کے لیے ہونا چاہیے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَا تَجِدُ قَوۡمًا يُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ يُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَوۡ كَانُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ اَوۡ اَبۡنَآءَهُمۡ اَوۡ اِخۡوَانَهُمۡ اَوۡ عَشِيۡرَتَهُمۡ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِيۡمَانَ وَاَيَّدَهُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡهُ وَيُدۡخِلُهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا رَضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ اُولٰٓئِكَ حِزۡبُ اللّٰهِ اَلَاۤ اِنَّ حِزۡبَ اللّٰهِ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۲۲﴾

(سُوۡرَۃُ الۡمُجَادِلَۃِ: ۵۸، آیت: ۲۲)

(اے رسول) آپ ایسی قوم نہیں پائیں گے جو اللہ پر اور یوم آخرت (یعنی قیامت کے دن) پر ایمان رکھتی ہو پھر وہ ان لوگوں سے دوستی رکھے جو اللہ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں خواہ وہ ان کے آباء و اجداد یا بیٹے، بھائی یا برادری کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں، (یہ ایمان والے) وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان کو پیوست کردیا ہے اور اپنی روح سے ان کی تائید کی ہے، اللہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، اللہ ان سے خوش ہوگا،، وہ اللہ سے خوش ہوں گے، یہ ہی لوگ اللہ کا لشکر ہیں (اور) خبردار ہوجاؤ اللہ کا لشکر ہی فلاح پائے گا۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے، ایمان والوں کو بھی اسے اپنا دشمن سمجھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَكُمۡ وَاِخۡوَانَكُمۡ اَوۡلِيَآءَ اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡكُفۡرَ عَلَى الۡاِيۡمَانِ وَمَنۡ يَّتَوَلَّهُمۡ مِّنۡكُمۡ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۳﴾

(سُوۡرَۃُ التَّوۡبَۃِ: ۹، آیت: ۲۳)

اے ایمان والو، اگر تمہارے باپ اور بھائی ایمان سے زیادہ کفر کو پسند کریں تو ان کو دوست نہ بناؤ اور تم میں سے جو شخص ان کو دوست بنائے گا تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّىۡ وَعَدُوَّكُمۡ اَوۡلِيَآءَ تُلۡقُوۡنَ اِلَيۡهِمۡ بِالۡمَوَدَّةِ وَقَدۡ كَفَرُوۡا بِمَا جَآءَكُمۡ مِّنَ الۡحَـقِّ، (سُوۡرَةُ الۡمُمۡتَحِنَةِ: ۶۰، آیت: ۱)

اے ایمان والو، میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کو محبت کا پیغام بھیجتے ہو، حالانکہ وہ اس حق کے منکر ہیں جو تمہارے پاس آیا ہے۔

آگے فرمایا:

وَمَنۡ يَّفۡعَلۡهُ مِنۡكُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ① (سُوۡرَةُ الۡمُمۡتَحِنَةِ: ۶۰، آیت: ۱)

تم میں سے جو شخص (آئندہ) ایسا کرے گا وہ سیدھے راستے سے بھٹک جائے گا۔

ایمان باللہ کا تقاضہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے محبت کی جائے، اللہ تعالیٰ ہی کے لیے بغض رکھا جائے اور جو اللہ تعالیٰ کے لیے بغض نہیں رکھتا وہ آیات بالا کی رُو سے ظالم ہے، گمراہ ہے۔ ایسے لوگوں کو متنبہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَنۡ تَنۡفَعَكُمۡ اَرۡحَامُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ، (سُوۡرَةُ الۡمُمۡتَحِنَةِ: ۶۰، آیت: ۳)

قیامت کے دن تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد تمہیں ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے،

خلاصہ یہ ہوا کہ محبت اور بغض کی بنیاد اللہ تعالیٰ ہے۔ جو اللہ کا ہے اس سے ہمیں محبت ہونی چاہیے جو اللہ کا نہیں ہے اس سے ہمیں لِلّٰہ بغض ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا جس کسی سے جیسا تعلق ہوگا ہمارا بھی اس کے ساتھ ویسا ہی تعلق ہوگا۔ ہمارے تعلقات لِلّٰہیت کے ماتحت ہوں گے جس شخص کا جتنا زیادہ تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوگا اتنی ہی زیادہ محبت کا وہ حق دار ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ تعلق رسول کا ہوتا لہٰذا ہمیں بھی مخلوقات میں سب سے زیادہ محبت رسول سے ہونی چاہیے، ایمان باللہ کا تقاضہ یہ ہی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا يُؤۡمِنُ اَحَدُكُمۡ حَتّٰى اَكُوۡنَ اَحَبَّ اِلَيۡهِ مِنۡ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ، (صحیح بخاری، حديث: 15، وصحيح مسلم، حديث: 44/169)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ، اس کے لڑکے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ
(سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ : ٣٣، آیت : ٦)

مومنین کو چاہیے کہ نبی کو اپنی جانوں سے زیادہ عزیز رکھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پھر درجہ بدرجہ تمام رسولوں اور مومنین سے محبت ہونی چاہیے۔
مومن سے محبت کیوں کی جائے؟ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے، اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے۔
اسی تعلق کا تقاضہ ہے کہ ہم اس سے محبت کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ
(سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ : ٩، آیت : ٧١)

مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں،

ہمیں ہر مومن سے ایسی محبت ہونی چاہیے جیسی محبت اپنے بھائی سے ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ
(سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ : ٤٩، آیت : ١٠)

یقیناً مومنین تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ (صحیح بخاری حدیث : 6551/6951)، ایک مسلم دوسرے مسلم کا بھائی ہے۔
وصحیح مسلم (حدیث :2564/6541)

مومنین کا آپس میں ایک دوسرے کا بھائی بن جانا یہ اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے،

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا ،
(سُوۡرَۃُ اٰلِ عِمۡرٰن : ۳، آیت : ۱۰۳)

اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو اُس نے تم پر کی ہے کہ ایک وقت وہ تھا کہ تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے، اللہ نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی پھر تم اللہ کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے،

آپس میں ایک دوسرے کا بھائی بن جانا یہ اتنی بڑی نعمت ہے کہ زمین کی تمام دولت خرچ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوسکتی، یہ اسلام ہی کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک دوسرے کے دل میں محبت ڈال دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَیۡنَ قُلُوۡبِہِمۡ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیۡنَہُمۡ اِنَّہٗ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ﴿۶۳﴾ (سُوۡرَۃُ الۡاَنۡفَالِ : ۸، آیت : ۶۳)

اگر آپ زمین میں جتنی دولت ہے (وہ سب اس مقصد کے لیے) خرچ کرتے تو آپ ان کے دلوں میں اُلفت پیدا نہیں کر سکتے تھے، مگر (ہاں یہ کام) اللہ ہی کا تھا کہ اُس نے ان کے درمیان اُلفت پیدا کردی، بے شک وہ غالب اور حکمت والا ہے (وہ اپنی حکمت کے ساتھ جو چاہتا ہے کرگزرتا ہے)۔

جب ایک مسلم کا دوسرے مسلم سے محبت کرنا، اس کو اپنا بھائی سمجھنا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے تو کوئی مسلم اس نعمت سے محروم رہنا پسند نہیں کرے گا، اور جب یہ بات ہے تو اے ایمان والو محض اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے بغض نکال دو، محض اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرو، اللہ تعالیٰ ہی کا رشتہ مضبوط رشتہ ہے، یہ ہی رشتہ قیامت کے دن بھی کام آئے گا۔ اس کے علاوہ تمام رشتے اور دوستیاں کام نہ آئیں گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ لَا یَسۡـَٔلُ حَمِیۡمٌ حَمِیۡمًا ﴿۱۰﴾ یُّبَصَّرُوۡنَہُمۡ یَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ لَوۡ یَفۡتَدِیۡ مِنۡ عَذَابِ یَوۡمِئِذٍۭ بِبَنِیۡہِ ﴿۱۱﴾ وَ صَاحِبَتِہٖ وَ اَخِیۡہِ ﴿۱۲﴾ وَ فَصِیۡلَتِہِ الَّتِیۡ تُــٔۡوِیۡہِ ﴿۱۳﴾ وَ مَنۡ فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ثُمَّ یُنۡجِیۡہِ ﴿۱۴﴾ کَلَّا ،
(سُوۡرَۃُ سَاَلَ سَآئِلٌ/معارج : ۷۰، آیت : ۱۰ تا ۱۵)

کوئی دوست کسی دوست کا پرسان حال نہ ہوگا حالانکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے، گناہ گار اس دن یہ چاہے گا کہ کاش وہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے اپنے بیٹے، اپنی بیوی، اپنے بھائی اور اپنے خاندان جس میں وہ پناہ حاصل کرتا ہے بلکہ دنیا کے تمام انسانوں کو فدیے

میں دے دے اوراس طرح اسے نجات مل جائے (لیکن ایسا) ہرگز نہیں (ہوگا)۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَوۡمَ يَفِرُّ الۡمَرۡءُ مِنۡ اَخِيۡهِۙ ۝٣٤ وَاُمِّهٖ وَاَبِيۡهِۙ ۝٣٥ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيۡهِؕ ۝٣٦ (سُوۡرَۃُ عَبَس: ۸۰، آیت: ۳۴تا۳۶)

اس دن آدمی اپنے بھائی سے، اپنی ماں سے، اپنے باپ سے، اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں بھاگے گا۔

اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے ہمیں بھی متقیوں سے محبت کرنی چاہیے، یہ محبت کبھی منقطع نہیں ہوگی، یہ حقیقی دوستی ہے جو کبھی دشمنی میں تبدیل نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلۡاَخِلَّآءُ يَوۡمَئِذٍۢ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِيۡنَ ۝٦٧ (سُوۡرَۃُ الزُّخۡرُف: ۴۳، آیت: ۶۷)

اس دن تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے متقین کے (کہ وہ ایک دوسرے کے دوست ہی رہیں گے)۔

میدان محشر میں بہت سخت گرمی ہوگی، لوگوں کو اتنا پسینہ آئے گا کہ کوئی اپنے پسینے میں ٹخنوں تک کوئی گھٹنوں تک کوئی کمر تک ڈوب جائے گا کسی کا پسینہ منہ تک پہنچ جائے گا لیکن وہ (۲) دو آدمی سائے میں ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سَبۡعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيۡ ظِلِّهٖ يَوۡمَ لَاظِلَّ اِلَّاظِلُّهٗ ..... وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجۡتَمَعَا عَلَيۡهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيۡهِ۔

(صحیح بخاری ،حدیث : 660 / 629، وصحیح مسلم ،حدیث:2380/1031)

(۷) سات (قسم کے) آدمی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ دے گا، اس دن اللہ کے سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا ...وہ (۲) دو آدمی (بھی اس سائے میں ہوں گے) جو آپس میں ایک دوسرے سے اللہ کے لیے محبت کرتے تھے۔ اکٹھے ہوتے تھے تو اسی محبت پر، جدا ہوتے تھے تو اسی محبت پر (یعنی حاضر ہوں یا غائب یہ محبت بدستور قائم رہتی تھی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: (بے شک اللہ کے لیے) آپس میں محبت کرنے والوں کے بالاخانے جنت میں اس طرح دکھائی دیں گے جس طرح مشرق یا مغرب میں طلوع ہونے والا تارہ دکھائی دیتا ہے۔لوگ پوچھیں گے وہ کون لوگ ہیں جوان بالاخانوں میں مقیم ہیں) جواب ملے گا:

اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ

''یہ وہ لوگ ہیں جواللہ عزوجل کے لیے آپس میں محبت کرتے تھے۔''

مسند احمد، حدیث: **11851/11402/11829/9454**، رجاله ثقات،بلوغ الامانی، جزء **19** صفحه **157**، وسنده صحیح، وسنن ترمذی (حدیث: **2390/2550**)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ ان کی مجلس اور قرب الٰہی کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے''۔

ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ان کی صفت کیا ہوگی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ لوگ غیر معروف اور اپنے قبیلے سے دور اور اجنبی ہوں گے ان میں آپس میں کوئی قریبی رشتہ نہیں ہوگا، وہ آپس میں ایک دوسرے سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتے ہوں گے اور اسی محبت پر وہ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں گے، قیامت کے دن اللہ انہیں نور کے منبروں پر بٹھائے گا اور ان کے چہروں اور کپڑوں کو بھی نورانی کر دے گا۔قیامت کے دن تمام لوگوں پر گھبراہٹ طاری ہوگی لیکن ان لوگوں پر کوئی گھبراہٹ طاری نہیں ہوگی۔ یہ لوگ اللہ کے ولی ہوں گے انہیں نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے''۔

(مسند احمد، عن ابی مالك، (حدیث: **22906/1518/23294/21836**)، فتح ربانی، جزء **3** صفحه **152**، وجزء **19** صفحه **158**، حسنه المنذری، وصححه الحاکم (مستدرك حاکم حدیث: **7318/7506**، وصحیح ابن حبان: حدیث: **573}/572/689**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ
(موطا امام مالك صفحه **378**،)

میری محبت ان لوگوں کے لیے لازم ہوگئی جو میرے لیے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

(حدیث: 3507/1748 /1739/1642 ، وسندہ صحیح، وصحیح ابن حبان،
حدیث: 575/574/690، والمعجم الکبیر للطبرانی، جزء 20 صفحہ80، حدیث: 150)

مندرجہ بالا آیات واحادیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے آپس میں محبت کرنا بہت ضروری ہے مسلم کا سب سے بڑا محبوب اللہ تعالیٰ ہے، تو پھر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت دوسری تمام محبتوں سے بالاتر ہونی چاہیے یہ ہی وہ محبت ہے جو ہمیں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنادے گی، ہم ایک ہوجائیں گے، ایک دوسرے پر ہم اپنی جان چھڑکیں گے۔ دوسروں کی تکلیف ہم پر شاق گزرے گی ہم اس کو حتیٰ الوسع دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تم دیکھو گے کہ مومن آپس میں ترحم، محبت اور مہربانی میں ایک جسم کی مانند ہیں، جب (بدن کے) کسی عضو میں (درد وغیرہ کی شکایت ہوتی ہے تو بدن کے باقی اعضا ایک دوسرے کو بلاتے ہیں (تاکہ وہ بھی شریک الم ہوں اور سب مل کر اس عضو کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں، پھر ہوتا یہ ہے کہ نیند نہیں آتی، بخار چڑھ جاتا ہے اور سارا بدن بے چین ہوجاتا ہے)
(صحیح بخاری، حدیث: 5665/6011، وصحیح مسلم، حدیث: 6586/2586)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تمام مومن فردِ واحد کے مثل ہیں، اگر اس کی آنکھ میں درد ہوتا ہے تو تمام بدن درد میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ اگر سر میں درد ہوتا ہے تو تمام بدن بے چین ہوجاتا ہے۔
(صحیح مسلم، حدیث: 6589/2586)

پس اگر ایک مومن پر کوئی مصیبت آئے تو تمام ایمان والوں کو اس کی مصیبت میں شریک ہونا چاہیے۔ ایک مومن کی تکلیف پوری امت مسلمہ کی تکلیف ہونی چاہیے، اس طرح معاشرے میں سکون وراحت کی ہوائیں چلیں گی، اخوت ہمدردی اور مواسات کی گھنگھور گھٹائیں فضائے عالم پر چھاجائیں گی، ہم ایک دوسرے کی قوت کا سبب ہوں گے، ہماری قوت بے پناہ ہوگی۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایسا ہے جیسے ایک عمارت، اس کا بعض حصہ بعض حصے کو تقویت دیتا ہے پھر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور یہ بتایا کہ جس طرح ایک انگلی دوسری

انگلیوں کی قوت کا سبب ہے اسی طرح ایک مومن دوسرے مومنین کی قوت کا سبب ہے، اگر ایک فرد بھی الگ ہو جائے تو قوت میں کافی فرق پڑ جائے گا)

صحیح بخاری ،حدیث : 481 / 467 ، وصحیح مسلم ،حدیث: 6585/2585

جماعت المسلمین کی دعوت یہی ہے کہ ہم سب ایک ہو جائیں، ایک اللہ کو حاکم مانیں، صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا امام مانیں، صرف اسلام کو دین مانیں، صرف قرآن وحدیث پر عمل کریں، اپنے آپ کو صرف مسلم کہیں، اللہ کے لیے آپس میں ایک دوسرے سے محبت کریں اور اس محبت کو تمام محبتوں پر ترجیح دیں۔ کوئی شخص، خواہ وہ ہمارے ملک کا باشندہ ہو یا ہمارے خاندان کا فرد ہو یا ہمارا وطنی بھائی ہو ہمیں اس کے مقابلے میں ایک دین دار اللہ والے سے زیادہ محبت ہونی چاہیے جو شخص اسلام کا یا اللہ والوں کا دشمن ہو اس سے اللہ تعالیٰ کے لیے بغض رکھنا چاہیے۔

اٹھیئے، قوم پرستی، وطن پرستی کے بتوں کو توڑ کر مسمار کر دیجیے۔ الحبّ فی اللہ والبغض فی اللہ کو دستاویز بنائیے، جماعت المسلمین کے ساتھ تعاون کیجیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اور اس کے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے تمام فیصلے ہی حق ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

اکثر لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہوتے ہیں۔

(سُوْرَۃُ یُوْسُفَ : ۱۲، آیت : ۱۰۶)

خاتم الانبیآء و المرسلین، امام الانبیآء، رحمۃ للعالمین صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمانِ حق :

تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ، فَقُلْتُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُمْ جَمَاعَةٌ وَّلَا اِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا.....

جماعت المسلمین اور اس کے امام کو لازم پکڑنا، (حذیفہؓ نے) پوچھا: اگر جماعت اور اس کا امام نہ ہو تو کیا کروں؟ (آپؐ نے) فرمایا: (تو بھی) تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا ۔ ۔ ۔ ۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر 6673/7084 وصحیح مسلم حدیث نمبر 1847/4784)

مرکز : مسجد المسلمین، کھوکھرا پار $2\frac{1}{2}$ ملیر ٹاؤن، کراچی۔

دفتر: جماعت المسلمین B-6 بیت الفرقان، SB-12، 13-C بلاک گلشنِ اقبال، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی۔

www.aljamaat.org